درس ترمذی شریف

افادات: حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

ضبط وترتیب : مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی

معاون مفتی دارالافتاء جامعہ حقانیہ

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال
جامع امام ترمذی کے ابواب البر والصلۃ کے درسی افادات

باب ما جاء فی قبول الهدية والمكافأة عليها
ہدیہ قبول کرنے اوراس پر بدلہ دینے کا بیان

حدثنا يحيىٰ بن اكثم وعلى بن خشرم قالا حدثنا عيسى بن يونس عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة ان النبى ﷺ كان يقبل الهدية ويثيب عليها" وفى الباب عن ابى هريرة وأنس و ابن عمر و جابر......... هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا لوجه. لانعرفه مرفوعاً الا من حديث عيسى بن يونس.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ بیشک جناب رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اوراس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ اوراس باب میں حضرت ابوہریرۃ' حضرت انس' حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی روایات ہوئی ہیں۔...... یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس طریق کے ساتھ غریب ہے۔ ہم اس کو حدیث عیسیٰ بن یونس کے علاوہ مرفوع نہیں پہچانتے ہیں۔

توضیح وتشریح:

یہ ابواب چونکہ بر اور صلہ کے ہیں ان میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی حسن سلوک' بھائی چارہ' محبت اور رواداری کا درس دیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو ھدیہ دینا' تحفے تحائف بھیجنا بھی ایک ایسی چیز ہے جس سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ دوستی اور برادری مضبوط تر ہو جاتی ہے۔ لہذا اس باب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ ذکر ہوئی کہ آپ ﷺ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے' اوراس ہدیہ دینے والے کو عوض کے طور پر واپس کوئی چیز ہدیہ میں دے دیتے تھے اور دوسروں سے بھی قبول کرلیا کرتے تھے۔ اور حضور ﷺ کی عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول کرکے اس کا بدلہ بھی

ضرور دیا کرتے تھے اور ہدیہ کا بدلہ دینے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ کم از کم وہ عوض' ہدیہ کی قیمت کے برابر ہو۔

کیا ہدیہ کا بدلہ دینا ضروری ہے؟ اخلاق کریمانہ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کے ساتھ احسان کرو۔ ارشاد ربانی ہے:

ھل جزآ الاحسان الا الاحسان (الایۃ) یعنی احسان کا بدلہ احسان ہی ہوتا ہے۔

اور حضور ﷺ کی شان یہ تھی کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ ہدیہ دینے والے کو اس کے ہدیہ کا بدلہ دیا کرتے تھے۔

آپ کی اس عام عادت کی وجہ سے بعض مالکیہ نے حدیث باب سے استدلال کرتے ہوئے ہدیہ کا معاوضہ دینے کے وجوب کا قول کیا ہے۔ جبکہ واھب نے مطلقا (یعنی کسی قسم کی شرائط کے بغیر) ہدیہ دیا ہو۔ اور واھب (ہدیہ وھبہ دینے والا) اس قبیل سے ہو' کہ وہ اس ھدیہ سے عوض ملنے کا ارادہ بھی رکھتا ہو' جیسا کہ فقیر آدمی کسی صاحب حیثیت اور مالدار آدمی کو ہدیہ دیتا ہے۔ تو اس سے بظاہر یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس صاحب حیثیت آدمی کی طرف سے اس کو عوض مل جائے تو اس صورت میں عوض دینا بھی لازمی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیشہ کے لئے ہدیہ کا بدلہ دے دیا ہے۔ اور اس سے وجوب معلوم ہوتا ہے۔ اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہبہ کرنے والے نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس نے جو چیز ہدیہ کی ہے اس کے عوض میں اس کو اس سے زیادہ چیز مل جائے تو کم از کم اس کو اس چیز کے برابر اور مثل تو ضرور ملنا چاہیے۔

حنفیہ کا مسلک:

لیکن احناف کے نزدیک (اور امام شافعیؒ کے قول جدید کے مطابق) عوض ملنے کی نیت سے ہبہ کرنا اور کوئی چیز ہدیہ میں دینا باطل ہے۔ کیونکہ یہ بیع کے حکم میں ہے۔ جس میں ثمن مجہول ہے۔ نیز ہبہ اور ہدیہ کی بناء تبرع واحسان پر ہے اور جب اس میں (عوض ارادہ کرنے کی وجہ سے) تبرع واحسان نہ رہ جائے تو یہ بیع کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے حنفیہ کے نزدیک ہبہ بشرط العوض بیع کے حکم میں ہے۔ لہذا فی الحقیقت اس کا ہدیہ اور ہبہ ہونا باطل ہو چکا ہے۔ نیز اس نیت سے ہدیہ دینا کہ عوض مل جائے اخلاق کریمانہ کے خلاف بھی ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو اس سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تمنن تستکثر (المدثر۔ الایۃ) یعنی ایسا نہ کر کہ تو احسان کرے اور بدلہ بہت چاہے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے جناب رسول اللہ ﷺ پر یہ حرام کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ اس غرض سے کسی کو کوئی چیز ہدیہ واحسان کے طور پر دے دیں تاکہ بعد میں آپ کو اس سے زیادہ عوض میں مل جائے۔

اور حضور ﷺ کے علاوہ عام لوگوں کے لئے ایسا کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن پھر بھی کراہت سے خالی اور بہتر نہیں ہے۔

حاصل بحث: یہ ہے کہ اس نیت سے ہدیہ دینا کہ اس کا عوض مل جائے۔ اخلاق کریمانہ کے خلاف ہونے میں تو کسی کو خلاف نہیں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر ایسا کرنا حرام قرار دیا تھا۔ لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اور جب آپ کو کوئی آدمی ہدیہ دے دے تو اس کا بدلہ دینا واجب نہ سہی اخلاق کریمانہ کا تقاضا تو ضرور ہے۔ اس وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی عام عادت مبارکہ یہی تھی کہ ہدیہ کو قبول فرماتے تھے۔ اور پھر اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ لہذا ایسا ہی کرنا مناسب ہے کہ ہدیہ کو قبول کر کے اس کے بدلہ دینے کا بھی اہتمام کیا جاوے۔

اگر ہدیہ کا بدلہ نہ دے سکتا ہو تو ہدیہ دینے والے کے لئے دعا کرو:

اور اگر اس ہدیہ کا مناسب بدلہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو پھر اس محسن کے حق میں دعا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ: جس نے تمہارے ساتھ کوئی نیکی اور احسان کر دیا تو اس کا بدلہ دیا کرو۔ پس اگر تمہارے ساتھ بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو اس کے لئے دعا کرو' یہاں تک کہ تم سمجھ جاؤ کہ تم نے اس کا بدلہ ادا کر دیا' اور ایک روایت میں یہ مضمون ذکر ہے کہ جس نے احسان کرنے والے سے "جزاک اللہ" کہا تو اس نے اس کا بدلہ ادا کر دیا۔

باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إلیک

جس نے تمہارے ساتھ احسان کیا اس کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

حدثنا احمد بن محمد ثنا عبداللہ بن المبارک ثنا الربیع بن مسلم ثنا محمد بن زیاد عن أبی هریرة قال: قال رسول الله ﷺ من لا یشکر الناس لایشکر الله۔ هذا حدیث صحیح۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہ کرے' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ کرے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدثنا هناد ثنا أبو معاویه عن ابن أبی لیلیٰ ' وحدثنا سفیان بن وکیع ثنا حمید بن عبدالرحمن الرواسی عن ابن ابی لیلیٰ عن عطیه عن أبی سعید قال: قال رسول الله ﷺ: "من لم یشکر الناس لم یشکر الله۔"

وفی الباب عن أبی هریرة والاشعث بن قیس والنعمان بن بشیر۔ هذا حدیث حسن